جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

ایڈیٹر:- نعیم احمد نیّر

جلد نمبر 8 ماہ وفا 1381ھش بمطابق جولائی 2002ء شمارہ نمبر 7

تبرکات ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ السلام

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ .(اٰل عمران: 32) یعنی اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اللہ تعالیٰ تم کو دوست رکھے گا۔ اب اس حُبّ اللہ کی بجائے اور اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے حُبّ الدُنیا کو مقدّم کیا گیا ہے۔ کیا یہی آنحضرت ﷺ کی اتباع ہے؟ کیا آنحضرت ﷺ دُنیا دار تھے؟ کیا وہ سُود لیا کرتے تھے؟ یا فرائض اور احکام الٰہی کی بجا آوری میں غفلت کیا کرتے تھے؟ کیا آپؐ میں معاذ اللہ نفاق تھا؟ مداہنہ تھا؟ دُنیا کو دین پر مقدم کرتے تھے؟ غور کرو۔ اتباع تو یہ ہے کہ آپؐ کے نقشِ قدم پر چلو اور پھر دیکھو کہ خدا تعالیٰ کیسے کیسے فضل کرتا ہے۔ صحابہؓ نے وہ چلن اختیار کیا تھا۔ پھر دیکھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کہاں سے کہاں پہنچایا۔ اُنہوں نے دُنیا پر لات مار دی تھی اور بالکل حُبِّ دُنیا سے الگ ہو گئے تھے۔ اپنی خواہشوں پر ایک موت وارد کر لی تھی۔ اب تم اپنی حالت کا ان سے مقابلہ کر کے دیکھ لو۔ کیا اُنہیں کے قدموں پر ہو؟ افسوس اس وقت لوگ نہیں سمجھتے کہ خدا تعالیٰ ان سے کیا چاہتا ہے۔ رَاْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ نے بہت سے بچے دے دیئے ہیں کوئی شخص عدالت میں جاتا ہے تو دو آنے لے کر جھوٹی گواہی دینے میں ذرا شرم و حیا نہیں کرتا۔ کیا وکلاء قسم کھا کر کہہ سکتے ہیں کہ سارے کے سارے گواہ سچ پیش کرتے ہیں۔ آج دنیا کی حالت بہت نازک ہو گئی ہے۔ جس پہلو اور رنگ سے دیکھو جھوٹے گواہ بنائے جاتے ہیں۔ جھوٹے مقدمہ کرنا بات ہی کچھ نہیں جھوٹے اسناد بنا لئے جاتے ہیں۔ کوئی امر بیان کریں گے تو سچ کا پہلو بچا کر بولیں گے۔ اب کوئی ان لوگوں سے جو اس سلسلہ کی ضرورت نہیں سمجھتے، پوچھے کہ کیا یہی وہ دین تھا جو آنحضرت ﷺ لے کر آئے تھے؟ اللہ تعالیٰ نے تو جھوٹ کو نجاست کہا تھا کہ اس سے پرہیز کرو۔ اِجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج: 31) بُت پرستی کے ساتھ اس جھوٹ کو ملایا ہے جیسا احمق انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پتھر کی طرف سر جھکاتا ہے ویسے ہی صدق اور راستی کو چھوڑ کر اپنے مطلب کے لئے جھوٹ کو بُت بناتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بُت پرستی کے ساتھ ملایا اور اس سے نسبت دی۔ جیسے ایک بُت پرست بُت سے نجات چاہتا ہے۔ جُھوٹ بولنے والا بھی اپنی طرف سے بُت بناتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس بُت کے ذریعہ نجات ہو جاوے گی۔ کیسی خرابی آ کر پڑی ہے۔ اگر کہا جاوے کہ کیوں بُت پرست ہوتے ہو۔ اس نجاست کو چھوڑ دو۔ تو کہتے ہیں کیونکر چھوڑ دیں اس کے بغیر گذارہ نہیں ہو سکتا۔ اس سے بڑھ کر اور کیا بدقسمتی ہوگی کہ جھوٹ پر اپنا مدار سمجھتے ہیں۔ مگر میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ آخر سچ ہی کامیاب ہوتا ہے۔ بھلائی اور فتح اسی کی ہے۔

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 634 تا 636)

اس شمارہ میں

☆ تبرکات، ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام
☆ تقدیر الٰہی
☆ جرمنی میں جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ کا انعقاد
☆ فلسطین کی تقسیم اور اسرائیل کا قیام (تاریخ کے آئینہ میں)
☆ تاریخ جرمنی کے اوراق سے (انٹرویو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)
☆ عرب کی شاعرہ (حضرت خنساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا)
☆ مثالی وقارِ عمل
☆ جرمنی کے شب و روز (خبریں)
☆ عالمی حالات (خبریں)

جرمنی کی مختلف جماعتوں میں
جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ کا بابرکت انعقاد

جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1928 سے وجہ تخلیق کائنات حضرت اقدس محمد مصطفےٰ ﷺ کی ولادت باسعادت کے موقع پر آنحضور ﷺ کے احسانات کو یاد کرنے، آپ کی سیرت اور اسوہ حسنہ سے اپنی نئی نسلوں کو متعارف رکھنے اور اس پر عمل پیرا رہنے کا عہد دہرانے کی غرض سے ہر سال ماہ ربیع الاول میں جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ کا انعقاد کرتی چلی آ رہی ہے۔ چنانچہ عالمگیر جماعت احمدیہ کی طرح جرمنی میں بھی بہت سی جماعتوں نے ان جلسوں کا انعقاد کیا، اور آنحضور ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنے کی سعادت حاصل کی۔ ان جلسوں میں سے بعض کی مختصر رپورٹ ہدیہ قارئین ہے۔

☆ Pfungstadt :- مؤرخہ 9 جون بروز اتوار جماعت کو جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اطفال و ناصرات نے مسجد کو خوبصورتی سے سجایا۔ پروگرام کا آغاز مکرم حافظ وسیم احمد صاحب کی تلاوت سے ہوا۔ بعد ازاں نعت رسول مقبول ﷺ مکرم لقمان احمد صاحب نے ترنم سے سنائی۔ مکرم معیز احمد صاحب (واقف نو) نے آنحضرت ﷺ کی سیرت مبارکہ پر تقریر کی۔ پروگرام کا کچھ حصہ لجنہ اماء اللہ کی طرف سے بھی پیش کیا گیا۔ مکرمہ سعدیہ جوئیہ صاحبہ نے نعت "بدرگاہِ ذیشان خیر الانام" پڑھی۔

ھبۃ الحبیب (واقفۂ نو) نے آنحضرت ﷺ کی نوجوانی کے پاکیزہ و مطہر واقعات پڑھ کر سنائے۔ ناصرات الاحمدیہ کی ایک ننھی مُنی بچی ساجدہ قریشی نے جرمن نعت نہایت ترنم سے سنائی۔ مرکز سے مکرم لئیق احمد منیر صاحب مربی سلسلہ نے بھی اس پروگرام میں شرکت کی۔ آپ نے بتایا کہ کس طرح ہم آنحضرت ﷺ کے نقش قدم پر چل کر اپنے معاشرے اور گھروں کو جنت نشان بنا سکتے ہیں۔ آپ نے اس سلسلہ میں متعدد احادیث بیان کیں۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے نبی پاک ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہماری کمزوریوں اور کجیوں کو دور فرمائے اور ہمیں اپنی رحمت کے سایہ میں لپیٹ لے۔ آمین۔ (صدر جماعت Pfungstadt)

☆ Offenbach:- مؤرخہ 25 مئی بروز ہفتہ جلسہ یوم خلافت نیز جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز سورہ نور کی آیات استخلاف سے ہوا اور بعد ازاں عزیزم نسیم الرشید میر نے بزبان پنجابی نعت رسول خوش الحانی سے پڑھی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان میں کہے ہوئے کلمات کے منظوم ترجمہ پر مشتمل تھی۔ تقریر سیرت آنحضرت ﷺ کے موضوع پر مکرم محترم عبید اللہ باجوہ صاحب نائب صدر انصار اللہ نے کی جس میں انہوں نے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو نہایت حسین انداز میں اُجاگر کیا اور سامعین کو اسوۂ حسنہ اپنانے کی تلقین کی۔

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا 23 سالانہ اجتماع بخیر و خوبی انعقاد پذیر ہو گیا
21 تا 23 جون کو ہونے والے اس اجتماع میں 6 ہزار سے زائد احباب کی شرکت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کو امسال بھی اپنا سالانہ اجتماع 21 تا 23 جون بمقام Bad Kreuznach منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جس میں جرمنی بھر سے 3711 خدام، 1856 اطفال اور 1002 زائرین نے شرکت کی اور اجتماع کے روحانی، علمی اور ورزشی پروگراموں سے بھرپور استفادہ کیا، الحمد للہ۔ اجتماع کا افتتاح اور اختتام محترم امیر صاحب جرمنی نے فرمایا۔

اس اجتماع کے انتظامات یوں تو بہت پہلے سے شروع ہو چکے تھے تاہم 12 جون کو مقامِ اجتماع پر بڑے وسیع پیمانے پر وقارِ عمل کا آغاز ہوا۔ جس میں جرمنی بھر سے روزانہ 100 سے زائد خدام نے بے حد محنت، خلوص اور جذبہ سے حصہ لیا۔

مورخہ 20 جون کو شام سات بجے محترم امیر صاحب نے انتظامات کا معائنہ کیا ناظمین اجتماع سے گفتگو کی اور انتظامات پر اطمینان کا اظہار فرمایا نیز قیمتی ھدایات اور نصائح سے نوازا۔

مورخہ 21 جون بروز جمعۃ المبارک صبح سے ہی خدام و اطفال کی آمد شروع ہو گئی۔ پروگرام کے عین مطابق ایک بج کر بیس منٹ پر پرچم کشائی کی تقریب عمل میں آئی۔ محترمی امیر صاحب نے جرمنی کا پرچم اور محترم صدر صاحب نے لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا۔ جس کے بعد محترم امیر صاحب نے دعا کروائی۔ اس کے معاً بعد پنڈال میں نمازِ جمعہ ادا کی گئی۔ اور بعد ازاں تمام خدام و اطفال نے حضورِ انور کا خطبہء جمعہ براہِ راست سنا۔ اس کے بعد اجتماع کی افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا جس میں محترم امیر صاحب نے خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔ اس افتتاحی تقریب کے بعد خدام و اطفال کے علمی اور ورزشی مقابلہء جات کا آغاز ہوا جو کہ شام دس بجے نمازِ مغرب و عشا تک جاری رہے۔

ہفتہ کے روز پہلے پہر خدام و اطفال کے علمی و ورزشی مقابلہء جات

باقی صفحہ 2 پر

لمبرگ میں تبلیغی اسٹینڈ

مؤرخہ 13 اپریل کو Limburg شہر کے مین بازار میں تبلیغی اسٹینڈ لگایا گیا۔ اسٹینڈ پر تمام زبانوں کا لٹریچر موجود تھا۔ سٹال صبح نو بجے سے ساڑھے تین بجے تک لگایا گیا۔ اس سال کا یہ پہلا اسٹینڈ تھا کیونکہ تین ماہ کے لئے اجازت نہیں ملی تھی۔ ویسے اللہ کے فضل سے جماعت Limburg کے تبلیغی اسٹینڈ باقاعدگی سے لگائے جا رہے ہیں اور الحمد للہ بہت کامیاب بھی رہتے ہیں۔ ماہ اپریل کا اسٹال بھی الحمد للہ بہت کامیاب رہا اور ہر لحاظ سے جماعتی تعارف کا ذریعہ ثابت ہوا۔ اس اسٹال پر سارا دن مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے افراد آتے رہے۔ جن میں جرمن، ترکی، عربی، البانین وغیرہ شامل ہیں۔ اسٹال پر کلمہ طیبہ کا بینر بھی لگایا گیا جس کے ساتھ جرمن ترجمہ بھی لکھا ہوا تھا۔ مختلف احباب نے اسلام اور احمدیت کے متعلق سوالات پوچھے جن کے تسلی

باقی صفحہ 4 پر

پہلا ایم ٹی اے تقریر مقابلہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے جرمنی نے امسال 10-11 مئی کو پہلا مرتبہ نیشنل سطح پر بچوں اور بچیوں کے تقریری مقابلے منعقد کروائے۔

ان مقابلوں کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ نئی نسل ایم ٹی اے کے ساتھ وابستہ ہو نیز ان کی دینی و علمی تربیت ہو۔ اس مرتبہ مقابلہ تقریر کا عنوان سیرت النبی ﷺ تھا۔ اس عنوان کے ساتھ 5 مختلف عناوین تقریری مقابلہ میں شریک کئے گئے۔ جن میں آنحضور ﷺ کا بچپن، آپ کا طریق تبلیغ، دشمنوں سے حسن سلوک وغیرہ تھے۔ ہر ریجن سے دو اطفال اور دو ناصرات کی پابندی رکھی گئی۔ حیرت انگیز طور پر تمام جرمنی کے اطفال اور ناصرات نے اس پروگرام کو سراہا۔ اس طرح 40 ناصرات اور 40 اطفال مقابلے میں شریک ہوئے۔ اس ہال میں 10 مئی کو ناصرات اور

باقی صفحہ 2 پر

لوکل امارت اوفن باخ کا مثالی وقارِ عمل

گذشتہ دنوں شہر کی انتظامیہ نے شہر کے باسیوں میں خوشگوار تعلق استوار کرنے اور شہر کے بعض حصوں کو خوبصورت بنانے کے لئے ایک منصوبہ بنایا جس میں شہر کی انتظامیہ کے مختلف شعبوں نے حصہ لیا۔ جماعت احمدیہ کی شہر میں مختلف مواقع پر وقارِ عمل اور خدمت خلق کی شہرت کے پیش نظر جماعت احمدیہ کو بھی اس منصوبہ میں مل کر کام کرنے کی دعوت دی گئی۔ یاد رہے کہ مسلمان اور غیر ملکیوں کی تنظیمیں میں جماعت احمدیہ واحد تنظیم تھی جس نے "نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرو" کی حسین تعلیم کے پیش نظر اس فلاحی کام میں حصہ لیا۔ اس منصوبہ کے پہلے حصہ میں شہر کے وسط میں بچوں کیلئے کھیل کی ایک جگہ (Spielplatz) بنانا مقصود تھا۔ اسی طرح کا ایک وقارِ عمل 17 مئی کو شہر کو خوبصورت بنانے کے سلسلہ میں Main دریا کے کنارے ہوا جہاں منتخب شدہ جگہ کو خوبصورت بنانے کے لئے مٹی ڈال کر ہموار کیا گیا جس میں درخت وغیرہ بھی لگائے جائیں گے۔ (میر عبد اللطیف، لوکل امیر اوفن باخ)

تقدیر الٰہی

علم الٰہی اور مسئلہ تقدیر کا خلط

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (قسط6)

اصل بات یہ ہے کہ جن لوگوں نے تقدیر کو اس طرح قرار دیا ہے کہ جو کچھ ہو رہا ہے خدا ہی کرا رہا ہے ہمارا اس میں کچھ دخل نہیں ان کے خیال کی بنیاد گو مسئلہ وحدت الوجود پر ہے لیکن ان کو ایک اور مسئلہ سے ٹھوکر لگی ہے اور اسی نے مسلمانوں کو زیادہ فتنہ میں مبتلاء کیا ہے بات یہ ہے کہ انہوں نے علم الٰہی اور تقدیر کے مسئلہ کو ایک دوسرے میں خلط کر دیا ہے حالانکہ یہ دونوں مسئلے بالکل علیحدہ علیحدہ ہیں۔ موٹا ثبوت اس کا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایک نام علیم اور ایک قدیر ہے۔ اب سوال ہوتا ہے کہ اگر علم الٰہی اور تقدیر ایک ہی بات ہے تو خدا تعالیٰ کے یہ دو نام علیحدہ علیحدہ کیوں ہیں؟ قدر قدیر سے تعلق رکھتا ہے یعنی قدرت والا اور علم علیم سے تعلق رکھتا ہے یعنی جاننے والا۔ لیکن ان لوگوں نے اس بات کو سمجھا نہیں۔ وہ کہتے ہیں، زید جو چوری کرنے چلا ہے خدا کو یہ پتہ تھا یا نہیں۔ کہ زید چوری کرنے جائے گا اگر پتہ تھا اور زید چوری کرنے نہ جائے تو خدا کا علم جھوٹا ہو جائے گا اس لیے معلوم ہوا کہ زید چوری کرنے کے لیے جانے پر مجبور تھا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ خدا اسے ایسا کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کرے تو خدا کا علم جھوٹا نکلتا ہے۔ اس ڈھنگ سے یہ لوگ عوام پر قبضہ پا لیتے ہیں اور ان سے منوا لیتے ہیں کہ ہر ایک فعل خدا تعالیٰ ہی کرواتا ہے۔ حالانکہ نادان بات کو الٹے طور پر لے جاتے ہیں ہم کہتے ہیں یہ غلط ہے کہ چونکہ خدا کے علم میں تھا کہ زید چوری کرے گا اس لیے وہ چوری کو چھوڑ نہیں سکتا۔ بلکہ بات یہ ہے کہ چونکہ زید نے چوری نہیں چھوڑنی تھی اس لیے خدا کو علم تھا کہ وہ چوری کرے گا۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے کہ ایک ایسا آدمی ہمارے پاس آتا ہے جس کی باتوں سے ہمیں پتہ لگ جاتا ہے کہ اس نے فلاں جگہ ڈاکہ مارنا ہے۔ اب کیا اس ہمارے جان لینے سے کوئی عقلمند یہ کہے گا کہ چونکہ ہم نے جان لیا تھا کہ وہ فلاں جگہ ڈاکہ مارے گا اس لیے وہ ڈاکہ مارنے پر مجبور تھا۔ اور ہم نے اس سے ڈاکہ مروایا ہے ہرگز نہیں۔ یہی حال خدا تعالیٰ کے علیم ہونے کا ہے۔ زید نے جو آج کام کرنا تھا بغیر خدا تعالیٰ کے مجبور کرنے کے کرنا تھا لیکن چونکہ خدا تعالیٰ علیم ہے اور ہر بات کا اسے علم ہے۔ اس لیے اس کے متعلق اسے علم تھا کہ زید ایسا کرے گا اسی طرح زید نے چونکہ چوری نہیں چھوڑنی تھی بلکہ کرنی تھی۔ اس لیے خدا تعالیٰ کو علم تھا کہ اس نے چوری کرنی ہے اور جس نے چھوڑنی تھی اسے یہ علم ہے کہ وہ چوری چھوڑ دے گا۔ تو خدا تعالیٰ کا علم کسی فعل کے کرنے کا باعث نہیں ہے بلکہ وہ فعل خدا تعالیٰ کے علم کا باعث ہے۔

مزید توضیح

زمیندار بھائی شاید اس کو نہ سمجھے ہوں۔ اس لیے پھر سناتا ہوں۔ بعض لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ ہر ایک فعل خدا کرواتا ہے وہ اس کے ثبوت میں کہتے ہیں کہ خدا کو یہ پتہ تھا یا نہیں کہ عبداللہ فلاں دن چوری کرے گا یا ڈاکہ مارے گا۔ اگر دہریوں کا خیال درست مان لیا جائے کہ خدا نہیں ہے تو کہا جا سکتا ہے۔ کہ عبداللہ جو کچھ کرے گا۔ اپنی مرضی اور اپنے خیال سے کرے گا۔ لیکن چونکہ خدا ہے اس لیے اس کو پتہ ہے کہ عبداللہ فلاں دن یہ کام کرے گا۔ اگر وہ اس دن وہ کام نہ کرے تو خدا تعالیٰ کا علم غلط ٹھہرتا ہے پس خدا اسے مجبور کرتا ہے کہ وہ اس دن چوری کرے یا ڈاکہ مارے یا زنا کرے۔ ہم کہتے ہیں۔ یہ غلط ہے کہ چونکہ خدا کو علم ہے کہ عبداللہ نے فلاں دن چوری کرنی ہے اس لیے وہ چوری کرتا ہے بلکہ بات یہ ہے کہ چونکہ عبداللہ نے اس دن ایسا کرنا تھا اس لیے یہ بات خدا کے علم میں آئی ہے۔ اگر اس نے چوری نہ کرنی ہوتی اور خدا کے علم میں یہ بات ہوتی کہ اس نے چوری کرنی ہے تو یہ جہل کہلاتا علم نہ کہلاتا پس چور چوری اس لیے نہیں کرتا کہ خدا تعالیٰ کے علم میں یہ بات تھی کہ وہ چوری کرے گا بلکہ خدا تعالیٰ کو اس بات کا علم اس لیے ہوا کہ چور نے چوری کرنی تھی۔ غرض یہ دھوکا علم اور قدر کے ملا دینے کی وجہ سے لگا ہے لیکن یہ دونوں الگ الگ صفات ہیں اور ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔

بقیہ:- پہلا ایم ٹی اے تقریری مقابلہ

11 مئی کو اطفال کے مقابلے منعقد ہوئے۔ سٹیج کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا۔ نیز ہال کے چاروں طرف مختلف بینرز لگائے گئے۔ 10 مئی کو ناصرات کے مقابلے کے لئے مہمان خصوصی مکرمہ زینت حمید صاحبہ اور اہلیہ مکرم حیدر علی ظفر صاحب مشنری انچارج تھیں۔ صبح 11 بجے مقابلہ جات شروع ہوئے اور شام چار بجے تک جاری رہے۔ درمیان میں نماز اور کھانے کا وقفہ کیا گیا۔ بچیوں کے والدین بھی پروگرام میں شامل ہوئے۔ 11 مئی کو اطفال کے مقابلہ جات 11 بجے شروع ہوئے۔ اس میں انچارج ایم ٹی اے کے ساتھ مہمانان خصوصی مکرم حیدر علی صاحب ظفر مبلغ انچارج، مکرم زبیر خلیل صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری، مکرم مظفر احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ اور بعد دوپہر ہونیوالی آخری نشست میں مکرم امیر صاحب جرمنی نے شمولیت فرمائی۔ دونوں روز کے مقابلہ جات میں اطفال و ناصرات نے بیحد محنت کے ساتھ تقاریر تیار کی تھیں۔ سب احباب نے اس پروگرام کو پسند کیا۔ آخری روز مکرم امیر صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے اور سندات تقسیم کیں۔ ناصرات کے مقابلہ جات میں مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ نے انعامات وسندات تقسیم کیں۔ اللہ تعالیٰ اس مقابلہ کے عمدہ نتائج سے نوازے۔ آمین۔ (لئیق احمد منیر، انچارج شعبہ MTA)

انتقال پرملال

مکرم نعیم احمد نیر صاحب ایڈیٹر اخبار احمدیہ جرمنی کی والدہ محترمہ رشیدہ زرینہ صاحبہ اہلیہ خواجہ عبدالمجید صاحب مرحوم مختصر علالت کے بعد کراچی (پاکستان) میں 28 جون 2002ء کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی عمر 75 سال تھی۔ آپ بہت شفیق، ملنسار، نیک اور رشتہ داروں کا خیال رکھنے والی تھیں۔ مرحومہ کی تدفین کراچی کے ہی احمدیہ قبرستان میں عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بقیہ:- اجتماع خدام الاحمدیہ جرمنی

جاری رہے۔ جس میں خدام واطفال نے انفرادی و اجتماعی طور پر بھرپور شرکت کی۔ محترم امیر صاحب اور مربیانِ سلسلہ نیز اراکینِ عاملہ نے اطفال اور خدام کے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں بطور مہمانِ خصوصی شرکت کی اور خدام واطفال کی حوصلہ افزائی کے لیے تشریف فرمائی۔ امسال یو کے اور فرانس سے دو باسکٹ بال کی ٹیمیں اپنے صدر صاحبان کی زیرِ قیادت تشریف لائی ہوئی تھیں۔ ہفتہ کے روز جرمنی، فرانس اور یو کے کی ان ٹیموں کے مابین میچز ہوئے۔ جنھیں احباب نے نہایت دلچسپی سے دیکھا اور کھلاڑیوں کو داد دی۔ مجلس اطفال الاحمدیہ نے اس روز ایک دلچسپ مقابلہ روک دوڑ کروایا جس میں اطفال کا جوش وخروش قابلِ دید تھا۔ نیز ناظرین بھی بہت محظوظ ہوئے۔ نمازِ مغرب وعشاء سے قبل بڑے پنڈال میں برکاتِ خلافت کے عنوان پر ایک خصوصی فیچر پروگرام پیش کیا گیا۔ یہ پروگرام خصوصی طور پر نصب کی گئی 6x4,5 میٹر کی بڑی سکرین پر ہزاروں خدام واطفال اور زائرین نے بے حد ذوق وشوق اور جوش وولولہ کے ساتھ دیکھا، سنا اور محسوس کیا۔ اس کے بعد نمازِ مغرب وعشاء ادا کی گئیں اور یوں دن بھر کے پروگرام اپنے اختتام کو پہنچے۔

تیسرے روز بھی پہلے پہر خدام واطفال کے علمی و ورزشی مقابلے جاری رہے۔ بعد نمازِ ظہر وعصر اختتامی تقریب ہوئی جس میں محترم امیر صاحب نے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کیے اور آخر پر خدام واطفال سے خطاب فرمایا اور خدام کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرتے ہوئے قیمتی نصائح سے نوازا۔ اس اجتماع پر صدر صاحب یو کے، صدر صاحب فرانس، صدر صاحب ہالینڈ، صدر صاحب بلجیم اور معتمد صاحب امریکہ نے شرکت کر کے ہمارے اجتماع کی رونق کو دوبالا کیا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اجتماع پر حضورِ اقدس کی کمی کو سب نے بہت محسوس کیا تاہم پیارے آقا کی دعائیں ہمارے شامل حال رہیں۔ الحمدللہ۔ آخر میں سب احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالی ہمارے اس اجتماع کی برکات اور اس سے وابستہ فیوض کو ہمیں اپنے اندر جاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں حضورِ اقدس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ الودود کے لیے قرۃ العین بنائے۔ اللھم آمین۔

(محمد الیاس مجوکہ، سیکرٹری اجتماع 2002)

مختلف ریجنز ولوکل امارات میں واقفین نو کے اجتماعات

وقف نو کے ننھے مجاہدوں کی تعلیم وتربیت کیلئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر مقامی جماعت مختلف پروگرام ترتیب دیتی ہے، ان پروگراموں میں سب سے زیادہ مؤثر اور جامع پروگرام واقفین نو کے سہ ماہی اجتماعات ہیں۔ گزشتہ دنوں جن ریجنز میں یہ اجتماع ہوئے ان کی مختصر روداد پیش خدمت ہے۔

☆ Main-Franken ساڑھے دس بجے کے قریب افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا، جس کی صدارت محترم لئیق احمد منیر صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم صدر اجلاس نے اپنے افتتاحی خطاب میں واقفین کو قیمتی نصائح سے نوازا، اس کے ساتھ ساتھ آپ نے والدین کو بھی بچوں کی تربیت اور وقف نو کی اہمیت سے آگاہ فرمایا اور سیکرٹریان وقف نو کو ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔ دعا کے ساتھ افتتاحی تقریب کا اختتام ہوا۔

افتتاحی تقریب کے فوراً بعد امتحان برائے نصاب کا آغاز ہوا۔ تمام بچے اپنے پیپرز لے کر اپنے گروپ کے جج صاحب کے پاس جاتے اور جج صاحب ان سے متعلق سوالات کرتے جن کے نمبرز جج صاحب ساتھ ساتھ لگاتے جاتے۔ یہ پروگرام اڑھائی گھنٹے جاری رہا۔ نصاب کے امتحان کے فوراً بعد مقابلہ حُسن قرأت منعقد ہوا۔ مقابلہ کے بعد وقفہ نماز و طعام کیا گیا۔ تمام واقفین نو نے باہر جا کر بڑے منظم طریقے سے کھانا کھایا کھانے کے فوراً بعد نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں۔ نمازوں کے بعد واقفین نو بچوں کے مقابلہ جات کروائے گئے جس میں واقفین نو نے بہت دلچسپی سے حصہ لیا۔ اسی طرح واقفین نو کے علمی شوق کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک دلچسپ کوئز پروگرام بھی رکھا گیا۔ جس کے سوالات 59 کی تعداد میں جماعتوں میں بھجوائے گئے تھے اور مقامی سیکرٹریان واقفین نو سے درخواست کی گئی کہ وہ مقامی جماعتوں میں اس کی تیاری کروا کر مقابلہ جات کرائیں اور اوّل دوم آنے والے واقفین نو اور واقفات نو کے نام ریجنل اجتماع کے لئے بھجوائیں۔ یہ پروگرام بہت کامیاب رہا۔ تمام سوالات ختم ہونے پر جج صاحب نے انہی سوالوں کو دوسرے رنگ میں بھی پوچھا مگر الحمدللہ کہ بچوں نے اتنی شاندار تیاری کی ہوئی تھی کہ آخر میں واقفین نو اور واقفات کیطرف پانچ پانچ بچوں کو اوّل انعام دیا گیا۔ ان دلچسپ مقابلہ جات کے بعد واقفین نو کی سپورٹس کروائی گئی۔ اس پروگرام کے بعد اختتامی تقریب کا آغاز محترم عزیز احمد طاہر صاحب سابق ریجنل امیر مائن فرانکن کی زیر صدارت ہوا۔ محترم مہمان خصوصی نے اپنے خطاب میں واقفین نو کو قیمتی نصائح سے نوازا آپ نے مختلف واقعات سے اطاعت کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ اس کے بعد معزز مہمان خصوصی نے علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والے واقفین نو میں انعامت تقسیم کئے گئے۔

(سیکرٹری اجتماع، راشد محمود ملک)

☆ Rhein-Mosel : صبح دس بجے ناظم صاحب علاقہ انصار اللہ کی زیر صدارت یہ اجتماع تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ نظم کے بعد ناظم صاحب علاقہ ریجنل امیر صاحب اور ریجنل قائد صاحب خدام الاحمدیہ نے بچوں اور والدین کو چند قیمتی نصائح فرمائیں۔ اس کے بعد مقابلہ جات شروع ہو گئے۔ شام کو ریجنل امیر Nord-Rhein مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب بطور مرکزی نمائندہ تشریف لائے۔ جنہوں نے اختتامی تقریب میں نظم اور تلاوت کے بعد بچوں اور والدین کو قیمتی نصائح فرمائیں۔ بچوں میں انعامات تقسیم کئے۔ تمام بچوں کو شمولیت کی اسناد بھی دی گئیں اور چاکلیٹ بھی تقسیم کئے گئے۔

(مبارک احمد، اسسٹنٹ نیشنل سیکرٹری وقف نو ریجن)

☆ Dietzenbach:- مؤرخہ 28 اپریل بروز اتوار کو صبح گیارہ بجے لوکل امارت Dietzenbah کا اجتماع برائے واقفین نو منعقد ہوا۔ مکرم ومحترم لوکل امیر جناب اسحاق اطہر صاحب نے اجتماع کا افتتاح فرمایا۔ تلاوت ونظم کے بعد محترم امیر صاحب نے والدین اور بچوں سے خطاب فرمایا۔ افتتاح کے بعد دوسرا اجلاس شروع ہوا جو کہ علمی مقابلہ جات پر مشتمل تھا۔ اس کے بعد ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ شام پانچ بجے اختتامی خطاب کے بعد لوکل امیر صاحب نے انعامات تقسیم کئے اور دعا کے ساتھ یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

(آصف محمود، سیکرٹری وقف نو لوکل امارت)

عرب کی سب سے بڑی مرثیہ گو شاعرہ

حضرت خنساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت خنساءؓ کا شمار عظیم المرتبت صحابیات میں ہوتا ہے، انکا تعلق نجد کے قبیلہ بنو قیس بن عیلان کی ایک شاخ سے تھا۔ یہ قبیلہ اپنی شرافت نفس، جود و سخا اور شجاعت و ہمت کی بناء پر قبائل عرب میں امتیازی حیثیت کا حامل تھا، یہاں تک کہ ایک موقع پر خود آنحضرت ﷺ نے اس قبیلہ کی تعریف ان الفاظ میں فرمائی:

"بلا شبہ ہر قوم کی ایک پناہ گاہ ہوتی ہے اور عرب کی پناہ گاہ قیس بن عیلان ہے۔"

حضرت خنساءؓ کا اصل نام تماضر تھا۔ تماضر چونکہ بہت چست ہوشیار اور خوبرو تھیں، اس لئے خنساءؓ کے لقب سے مشہور ہوئیں، جس کے معنی "وحشی گائے" کے ہیں۔

وہ ہجرت نبوی سے تقریباً پچاس برس پہلے پیدا ہوئیں انکے والد عمرو بنو سلیم کے رئیس تھے اور اپنی وجاہت اور ثروت کی بناء پر بڑے اثر و رسوخ کے مالک تھے، انہوں نے اپنی اولاد (خنساءؓ اور ان کے بھائیوں معاویہ اور صخر) کی پرورش بڑے ناز و نعم سے کی، چنانچہ وہ بڑے ہو کر اعلیٰ خصائل کے مالک ہوئے۔ خالق نے خنساءؓ کی فطرت میں ہی شعری ذوق ودیعت کیا تھا۔ چنانچہ وہ کم سنی میں بھی دو چار شعر موزوں کرلیا کرتی تھیں۔ رفتہ رفتہ شعور کی پختگی کیساتھ انکی شعری صلاحتیں بھی ترقی کرتی گئیں یہاں تک کہ وہ ایک شہرہ آفاق مرثیہ گو شاعرہ کے مرتبہ پر فائز ہوئیں۔ حضرت خنساءؓ کے عنفوان شباب کو پہنچنے سے پہلے ہی انکے شفیق باپ کا انتقال ہوگیا۔ یہ آپ کیلئے ایک جانکاہ صدمہ تھا لیکن ان کے دونوں بھائیوں معاویہ اور صخر نے ایسی محبت انکی سرپرستی کی کہ وہ باپ کا غم بھول گئیں، اسی لئے آپ ان سے ٹوٹ کر محبت کرتی تھیں۔

اسی زمانے میں بنو ہوازن کے مشہور شہسوار، شاعر اور رئیس درید بن الصمہ نے خنساءؓ کو انکے بھائی معاویہ کے ذریعے شادی کا پیغام دیا۔ جسے آپ نے بعض وجوہ کی بناء پر قبول نہ کیا۔ اسکے بعد اپنے قبیلے کے ایک نوجوان عبدالعزی سے شادی کی، اس سے حضرت خنساءؓ کا ایک بیٹا ابو شجرہ پیدا ہوا۔ لیکن عبدالعزی جلد ہی فوت ہوگیا۔ اس کے بعد خنساءؓ نے بنو سلیم کے ایک شخص مرداس بن ابی عامر سے نکاح کر لیا۔ اس سے انکے تین بیٹے ہوئے۔ (بقول ابن حزم ہبیرہ، جز اور معاویہ) اور ان کے بعد ایک بیٹی پیدا ہوئی۔ مرداس ایک بہادر اور حوصلہ مند آدمی تھا، اس نے اپنے کچھ ساتھیوں کی مدد سے ایک چشمے سے متصل دلدلی زمین کو قابل کاشت بنانے کی کوشش کی مگر وہاں کی مرطوب آب ہوا نے اسکی صحت پر برا اثر ڈالا اور وہ بخار میں مبتلا ہو کر انتقال کر گیا۔ اس کے بعد خنساءؓ نے اپنی ساری زندگی بیوگی کی حالت میں کاٹ دی، انکے بھائیوں معاویہ اور صخر نے بیوہ بہن کی دلجوئی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ اس زمانے میں وہ مشق سخن بھی کرتی رہتی تھیں لیکن انکا دائرہ شہرت محدود ہی رہا۔

جس واقعہ نے انکی زندگی کا رخ بدلا اور انکے اشعار میں غضب کی تاثیر پیدا کی وہ انکے دونوں مربی بھائیوں کا یکے بعد دیگرے انتقال تھا۔ مورخین نے یہ واقعہ اس طرح بیان کیا ہے کہ خنساءؓ کے بھائی معاویہ کا عکاظ کے میلہ میں بنو مرہ کے ایک شخص ہاشم بن حرملہ سے جھگڑا ہو گیا تھا، اس نے ہاشم سے بدلہ لینے کیلئے اپنے اٹھارہ ساتھیوں کے ہمراہ قبیلہ مرہ پر دھاوا بول دیا۔ لڑائی کے دوران میں انکا بھائی درید کے ہاتھوں قتل ہوگیا۔ اسکے بعد صخر نے اپنے بھائی (معاویہ) کے قتل کا انتقام لینے کی قسم کھائی، چنانچہ اس نے موقع پا کر درید کو قتل کر دیا اور اسکے ایک ساتھی نے درید کے بھائی ہاشم بن حرملہ کو موت کے گھاٹ اتار دیا لیکن اس پر بھی صخر کی آتش انتقام سرد نہ ہوئی اور وہ بنو مرہ پر برابر حملے کرتا رہا۔ اس کشمکش کے دوران میں بنو مرہ کے حلیف بنو اسد کے ایک شخص قفعس نے صخر کو شدید زخمی کر دیا اور وہ کئی ماہ تک اپنے خیمہ میں نیم جان حالت میں پڑا رہا۔ حضرت خنساءؓ نے بڑی تندہی سے اپنے محبوب بھائی کی تیمارداری کی لیکن وہ جانبر نہ ہو سکا۔ صخر بڑا شجاع، عاقل اور خوب صورت نوجوان تھا، حضرت خنساءؓ کو اسکی موت پر شدید صدمہ پہنچا ان کے دل و دماغ میں ایک آگ سی بھڑک اٹھی جو نہایت دردناک اور فصیح و بلیغ مرثیوں میں ڈھلتی چلی گئی اور انہی مرثیوں نے انہیں سارے عرب میں مشہور کر دیا یہاں تک کہ انکے ہم عصر عرب شعراء بھی انکی قادر الکلامی کا لوہا مان گئے۔

حضرت خنساء عرب کے مشہور میلہ عکاظ میں ہر سال شریک ہوتیں۔ جب انکی آمد آمد ہوتی تو لوگ اس طرف ٹوٹ پڑتے اور ان کے اونٹ کے گرد گھیرا ڈال کر مرثیے سنانے کیلئے اصرار کرتے، جب وہ اپنے کسی مرثیہ کے چند اشعار پڑھتیں تو سامعین رنج والم سے دھاڑیں مار مار کر روتے اور یہ سامعین کون ہوتے تھے؟ نہایت سنگدل اور خوفناک بدوی جنگجو! جن کیلئے قتل و غارت محض ایک کھیل تھا خنساءؓ کے اشعار سن کر انکے بھی دل پگھل جاتے اور سیل اشک انکی آنکھوں سے رواں ہو جاتا اور یہ کیفیت ان میں جذبہ انسانیت بیدار کرنے کا باعث بنتی۔

حضرت خنساءؓ کو صرف و نحو پر کمال درجہ کا عبور تھا وہ اگرچہ تمام اصناف سخن میں ید طولیٰ رکھتی تھیں لیکن مرثیہ گوئی میں انکا جواب نہیں تھا۔ بازار عکاظ میں ان کے خیمہ کے دروازے پر ایک جھنڈا نصب ہوتا تھا جس پر یہ الفاظ ہوتے تھے:

الخنساء......ارثی العرب

(خنساء یعنی عرب کی سب سے بڑی مرثیہ گو خنساء)

بازار عکاظ میں عرب کا عظیم شاعر نابغہ ذبیانی بھی آیا کرتا تھا۔ جسے اپنے دور کے شاعروں میں مسلم الثبوت استاد مانا جاتا تھا، جب خنساءؓ پہلی مرتبہ بازار عکاظ میں آئیں اور اپنے اشعار نابغہ کو سنائے تو وہ بے اختیار پکار اٹھا۔

واقعی تو عورتوں میں بڑی شاعرہ ہے اگر میں اس سے پہلے ابو بصیر (اعشیٰ) کے اشعار نہ سن لیتا تو تجھ کو اس زمانے کے تمام شعراء پر فضیلت دیتا اور کہہ دیتا کہ تو جن و انس میں سب سے افضل ترین شاعرہ ہے۔

حضرت خنساءؓ کا آغاز پیری تھا کہ فاران کی چوٹیوں سے آفتاب رسالت ﷺ طلوع ہوا اور عرب کا گوشہ گوشہ اس کے نور سے جگمگانے لگا۔ حضرت خنساءؓ تک بھی یہ پیغام پہنچا تو آپ کی دنیا ہی بدل گئی۔ اپنے قبیلے کہ چند آدمیوں کو ساتھ لیا منزلوں پر منزلیں طے کرتی مدینہ منورہ پہنچیں اور سرور دو عالم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اسلام کی دولت لازوال سے مالا مال ہوگئیں۔ علامہ ابن اثیرؒ اور حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے لکھا ہے کہ اس موقع پر آپ ﷺ بڑی دیر تک ان کا فصیح و بلیغ کلام سنتے رہے۔ وہ سناتی جاتی اور حضور ﷺ فرماتے جاتے تھے:

شاباش اے خنساء!

قبول اسلام کے بعد وہ اپنے قبیلہ میں واپس تشریف لے گئیں اور لوگوں کو پیغام رسالت پہنچا کر اسلام قبول کرنے کی ترغیب دی، آپکی زبان میں بڑی تاثیر تھی، چنانچہ بے شمار لوگوں نے انکی تبلیغ سے متاثر ہو کر قبول کر لیا۔ اسکے بعد وقتاً فوقتاً مدینہ منورہ آتیں اور حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر علم و عرفان سے مقدور بھر بہرہ یاب ہوتیں۔

حضرت خنساءؓ کی زندگی کا سب سے تابناک واقعہ وہ ہے جس میں وہ اپنے چاروں بیٹوں کو ساتھ لیکر جنگ قادسیہ میں شریک ہوئیں، یہ چاروں بچے انکا عصائے پیری تھے۔ لیکن جب ان چاروں کی شہادت کی خبر سنی تو جزع و فزع کے بجائے انکی زبان سے جو الفاظ نکلے وہ یہ تھے ترجمہ: "اس اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے انکے (راہ خدا میں شہید ہونے کا شرف بخشا)"

آپکے یہ تاریخی الفاظ آپکے محکم ایمان اور صبر و رضا پر دال ہیں۔ حضرت خنساءؓ کے یہ بچے جنگ قادسیہ سے پہلے کئی دوسری لڑائیوں میں بھی داد شجاعت دے چکے تھے اور حکومت کی طرف سے ہر ایک کے نام دو سو درہم سالانہ وظیفہ مقرر تھا انکی شہادت کے بعد حضرت عمرؓ نے یہ وظیفہ حضرت خنساءؓ کے نام منتقل کر دیا۔

اسلام کی اس جلیل القدر خاتون نے ایک روایت کے مطابق جنگ قادسیہ کے سات آٹھ سال کے بعد 24ھ میں وفات پائی اور ایک دوسری روایت کے مطابق انہوں نے امیر معاویہؓ کے عہد حکومت میں کسی بادیہ میں سفر آخرت اختیار کیا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(عبدالحمید۔ سٹوٹگارٹ، جرمنی)

تاریخ جرمنی کا ایک ورق

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی جرمنی کے ٹی وی نمائندہ سے گفتگو

۱۹۷۳ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے یورپی مشنوں کے دوسرے دورے پر فرانکفرٹ کی مسجد نور میں ایک جرمن ٹیلی ویژن کے نمائندہ اور حضور کے مابین جو گفتگو ہوئی وہ الفضل میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔ اس رپورٹ سے آج سے تیس سال قبل کی جماعتی حالت اور موجودہ ترقی کے ساتھ ایک دلچسپ تقابلی جائزہ سامنے آتا ہے۔

نمائندہ ٹی۔وی: آپ کے اس دورہ کا کیا مقصد ہے ؟

حضور: میں آپ لوگوں سے ملنے اور یہ دیکھنے کیلئے آیا ہوں کہ ۱۹۶۷ء سے اب تک آپ کے اندر کیا کیا تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔

نمائندہ: آپ نے کیا دیکھا ہے ؟

حضور: یہ کہ آپ یورپین ممالک انسانی قدروں سے پہلے کی نسبت زیادہ دور جا چکے ہیں۔

نمائندہ: آپ کے خیال میں اس مشکل کا کیا حل ہے ؟

حضور: میرے نزدیک اس کا یہ حل ہے کہ لوگ اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کریں۔

نمائندہ: یورپ میں اسلام کے پھیلنے کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے ؟

حضور: خدا کہ فضل سے لوگ ۳۰ سے ۵۰ سال کے عرصہ میں کثرت سے اسلام میں داخل ہوں گے۔

نمائندہ: کیا آپکے خیال میں نئی پود اسلام کو قبول کرلے گی ؟

حضور: یقیناً، یہ حقیقت ہے کہ نئی پود اپنی زندگی سے مطمئن نہیں ہے۔ ان کے دلوں میں حقیقی سکون نہیں اور یہ سکون سوائے اسلام کے اور کہیں نہیں مل سکتا۔

حضور نہایت بشاشت سے اور متبسم ہو کر رپورٹروں سے گفتگو فرماتے تھے ۔ جب رپورٹر نے حضور سے مسجد کے اندر تشریف لا کر ان کیلئے تصویر کھنچوانے کی درخواست کی تو حضور نے فرمایا "میں ایک عاجز انسان ہوں مجھے بناوٹ اور کردار نمائی سے نفرت ہے" اگر آپ کا مقصد تصویر لیکر میرا تعارف کروانا ہے تو آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ اِن کیلئے میرا پیغام یہ ہے کہ میری مسکراہٹوں کا منبع صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے اور پھر مسجد کی طرف اشارہ کر کے بڑے جوش اور عزم سے فرمایا کہ یہ مسجد زیادہ عرصہ تک خالی نہیں رہے گی۔ ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ "دنیا بدلتی رہتی ہے، نئے فیشن آتے اور جاتے رہتے ہیں مگر انسان وہی رہتا ہے۔ زندگی میں تبدیلیاں فیشن کی خاطر نہیں بلکہ ٹھوس حقائق کی بنیاد پر آنی چاہئیں۔ فرمایا مذہب اسلام سائنسی ترقی کے خلاف نہیں۔ اسلامی نقطہ نظر اور اسلامی زندگی کے اصولوں میں کوئی ٹکراؤ نہیں ہے، مجھے یقین ہے کہ اسلام ایک دن یورپ میں پھیل کر رہے گا اگر آپ نہیں تو آپ کے بچے ضرور اسلام قبول کرلیں گے۔ (روزنامہ الفضل۔ ربوہ۔ ۲۱ ستمبر ۱۹۷۳ء)

حضور نے جرمنی میں اسلام کی قبولیت کے متعلق ایک سوال کے جواب میں فرمایا" جنگ عظیم دوم کے معابعد میں نے رؤیا میں ملک جرمنی کو ایک دل کی شکل میں دیکھا جس کے اوپر "لا الہ الا اللّٰہ محمدٌ رّسول اللّٰہ" لکھا ہوا تھا فرمایا۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ جرمن لوگ دوسرے یورپی ممالک کی نسبت جلد تر اسلام قبول کرلینگے۔

اس انٹرویو کی خبر اسی دن شام آٹھ بجے جرمن ٹیلی ویژن پر دکھائی گئی مسجد کے اندرونی اور باہر کے گنبد و میناروں کی تصویریں نیز حضور کے نمائندوں سے خطاب کے دوران کی رنگین تصاویر کیساتھ حضور کا تعارف کرایا گیا اور بتایا گیا کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ نے فرمایا ہے کہ جب تک دنیا اخلاقی اور روحانی قدروں کی طرف واپس نہیں آتی، امن کا منہ نہیں دیکھے گی۔ اسی طرح یورپ میں اسلام کے پھیلنے کی پیشگوئی کا ذکر واضح الفاظ میں کیا گیا۔

(مرسلہ:۔ فضل الٰہی انوری، فرینکفرٹ)

خصوصی درخواست دعا

حباب جماعت سے پاکستان اور دیگر ممالک میں پابند سلاسل اسیران راہ مولی کی جلد رہائی کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالی اپنے فضل سے سب اسیران کو استقامت عطا فرمائے انکے اہل و عیال کا حامی و ناصر ہو آمین۔

Vol. 8 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 7

National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M, Germany, Tel.: 069-50688652, Fax: 50688655

تاریخ کے آئینہ میں — فلسطین کی تقسیم اور اسرائیل کا قیام

سب سے اہم مسئلہ جو اس اجلاس میں زیر بحث آیا وہ قضیہ فلسطین تھا۔ پہلے یہ ذکر ہو چکا ہے کہ اقوام متحدہ کے فلسطین کمیشن نے فلسطین کی تقسیم کی سفارش کی تھی۔ یہ رپورٹ 1947ء کے اجلاس میں زیر بحث آئی اور اس پر اسمبلی کی اوّل کمیٹی میں بحث ہوئی۔ کمیٹی کے صدر آسٹریلیا کے وزیر خارجہ ڈاکٹر ایوٹ تھے۔ بحث کے دوران میں اوّل کمیٹی نے دو سب کمیٹیاں مقرر کیں۔ ایک کے سپرد یہ کام ہوا کہ تقسیم کی تفاصیل پر غور کرے اور دوسری کے ذمہ یہ فرض عائد کیا گیا کہ وہ فلسطین کی وحدت برقرار رکھتے ہوئے عربوں اور صیہونیوں کے حقوق کی حفاظت کا منصوبہ تیار کرے۔ کولمبیا کے مندوب دوسری کمیٹی کے صدر منتخب کئے گئے۔ کچھ دن بعد وہ اس ذمہ داری سے دستکش ہو گئے۔ اور ان کی جگہ سب کمیٹی نے مجھے صدر منتخب کیا۔ دونوں سب کمیٹیوں کی رپورٹ پر طویل بحث و تمحیص کے بعد اوّل کمیٹی نے تقسیم کے حق میں تجویز منظور کر لی۔ اس عرصے میں بہت کشمکش جاری رہی جب پاکستان کی طرف سے میں نے پہلی بار تقریر شروع کی تو عرب نمائندگان کو کچھ اندازہ نہیں تھا کہ میری تقریر کا رُخ کس طرف ہوگا۔ پاکستان ایک دو دن قبل ہی اقوام متحدہ کا رُکن منتخب ہوا تھا۔ عرب ممالک کے مندوبین ہمیں خاطر ہی میں نہیں لاتے اور ہماری طرف سے بالکل بے نیاز تھے۔ میری تقریر کا پہلا حصہ تو تاریخی اور واقعاتی تھا جس کے بعض حصوں سے بعض عرب مندوبین بھی ناواقف تھے۔ جب میں نے تقسیم کے منصوبے کا تجزیہ شروع کیا اور اس کے ہر حصہ کی ناانصافی کی وضاحت کرنی شروع کی تو عرب نمائندگان نے توجہ سے سننا شروع کیا۔ تقریر کے اختتام پر ان کے چہرے خوشی اور طمانیت سے چمک رہے تھے۔......

فلسطینی وفد کے سربراہ کا موقف

جب بحث کا سلسلہ ختم ہو کر تقسیم کے منصوبے کے تفصیلی حصوں پر رائے زنی شروع ہوئی تو سب کمیٹی کے اجلاس کے دوران میں ہی ڈنمارک کے مندوب میرے پاس آئے اور فرمایا واقعات اور تمہارے دلائل سے صاف ظاہر ہے کہ تقسیم کا منصوبہ بالکل غیر منصفانہ ہے اور اس سے عربوں کے حقوق پر نہایت بُرا اثر پڑے گا۔ سکنڈے نیویا کے تمام ممالک کے نمائندوں کی یہی رائے ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ تقسیم کی تجویز ضرور منظور ہو جائے گی کیونکہ امریکہ کی طرف سے ہم پر بہت زور ڈالا جارہا ہے میں تمہیں یہ بتلانے آیا ہوں کہ کمیٹی میں عام طور پر یہ احساس ہے کہ ہم امریکہ کے دباؤ کے ماتحت ایک بے انصافی کا فیصلہ کرنے والے ہیں۔ اس احساس کا تمہیں فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ تم نے اپنی تقریروں میں علاوہ سرے سے مخالفت کرنے کے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ اس کی بعض تجاویز ظاہری طور پر عرب حقوق کو غصب کرنے والی ہیں۔ مثلاً یافہ کا شہر جس کی 99 فیصد آبادی عرب ہے اسے اسرائیل میں شامل کیا گیا ہے۔ اسی طرح اور بہت سی ایسی خلاف انصاف تجاویز ہیں۔ اس وقت کمیٹی کی کارروائی بڑی جلدی میں ہو رہی ہے اگر تم ان تجاویز کے متعلق ترامیم کرتے جاؤ اور مختصر سی تقریر ہر ترمیم کی تائید میں کر دو تو ہم سکنڈے نیویا کے پانچوں ممالک کے نمائندے تمہاری تائید میں رائے دیں گے اور کمیٹی کی موجودہ فضا میں تمہاری تمام ترامیم منظور ہو جائیں گی جس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ اگر تقسیم کی ترمیم منظور ہو بھی گئی تو بہت سے امور میں عربوں کی اشک شوئی ہو جائے گی۔ مجھے یہ تجویز پسند آئی اور میں نے یہ دیکھنے کے لئے یہ کہ ان کا اندازہ درست ہے یا نہیں ایک معمولی سی ترمیم پیش کی اس پر فوراً رائے شماری ہوئی۔ اور ترمیم منظور ہوگئی۔ اس پر السید جمال الحسینی نے جو وفد کے سربراہ تھے اور جن کی نشست عین میرے عقب میں تھی مجھ سے کہا کہ ظفر اللہ یہ تم نے کیا کیا۔ میں نے ڈینش مندوب کی بات انہیں بتلائی۔ انہوں نے حیران ہو کر دریافت کیا کہ اگر تمہاری تمام ترامیم منظور ہو گئیں تو تم تقسیم کے حق میں رائے دو گے؟

ظفر اللہ خاں: ہرگز نہیں ہم پھر بھی پُرزور مخالفت کریں گے لیکن اتنا تو ہوگا کہ تقسیم کا منصوبہ بہت کمزور ہو جائے گا اور اگر منصوبہ منظور ہو ہی گیا تو اتنا بُرا نہیں جتنا اس وقت ہے۔

السید جمال الحسینی: ہمارے لئے تو بڑی مشکل ہوگی۔

ظفر اللہ خاں: آپ عرب ریاستوں کے نمائندوں سے کہہ دیں کہ وہ بے شک ترمیم کے حق میں رائے نہ دیں غیر جانبدار رہیں۔

السید جمال الحسینی: مشکل تو پھر بھی حل نہیں ہوتی۔

ظفر اللہ خاں: کیا مشکل ہے؟

السید جمال الحسینی: مشکل یہ ہے کہ اگر تقسیم ہمارے حقوق کو واضح طور پر غصب کرنے والی نہ ہوئی تو ہمارے لوگ اس کے خلاف جنگ کرنے پر آمادہ نہیں ہوں گے اور ہمیں سخت نقصان پہنچے گا۔ تم مہربانی کرو اور کوئی ترمیم پیش نہ کرو۔

میں خاموش ہو گیا......

مغربی طاقتوں کو پرزور انتباہ

سہ پہر کے اجلاس میں میں نے اپنی تقریر میں مغربی طاقتوں کو پرزور انتباہ کرتے ہوئے کہا۔ آپ نے اوّل عالمی جنگ کے دوران جو وعدے عربوں سے کئے تھے ان کی خلاف ورزی نہ کریں۔ اگر آپ ایسا کریں تو بدعہدی کے مرتکب ہوں گے اور آئندہ عربوں کا اعتماد کلی طور پر آپ سے اُٹھ جائے گا۔ تقریر ختم کرتے ہوئے میں نے کہا

I beg you. I implore you. Entreat you not to destroy your credit in Arab countries. Tomorrow you may need their friendship but you will never get it.

(تحدیث نعمت از حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ)

عالمی خبرنامہ

اسلحہ کی دوڑ

ایک سروے کے مطابق 1997ء سے 2000ء تک امریکہ نے 84.82 ارب ڈالر کا اسلحہ برآمد کیا اور روس نے اس کے مقابلہ پر 17.35 جبکہ پاکستان نے 0.75 ارب کا اسلحہ برآمد کیا۔

پاک بھارت صورتحال

حال ہی میں پاک بھارت کشیدگی میں کمی واقع ہوئی ہے۔ بھارت نے اپنی فضائی حدود سے پاکستان کے مسافر بردار طیارے گزرنے کی اجازت دے دی ہے اور اپنے بحری بیڑے واپس اپنی بندرگاہوں کے قریب لے گیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی پاکستان سے یہ مطالبہ بھی کیا ہے کہ ان اقدامات کا پاکستان مثبت جواب دے گا اور سرحد پار مسلح مداخلت بند کر دے گا۔

حامد کرزائی صدر منتخب ہوگئے

کابل افغانستان میں ہونے والے لوئی جرگہ انتخابات میں حامد کرزائی اکثریتی ووٹ سے صدر افغانستان منتخب ہوئے۔ ان کو 1551 ووٹوں میں سے 1295 ووٹ ملے۔ ان کے مدمقابل دو امیدواروں میں سے ایک خاتون کو 171 اور دوسرے کو 89 ووٹ ملے۔

چین میں سیلاب

چین میں سیلاب سے 205 افراد کی موت واقع ہوگئی جبکہ 260 افراد لاپتہ ہیں۔ دریائے ہی لنگ میں سیلاب کے نتیجہ میں اس کے کنارے آباد 300 قصبے زیر آب آگئے اور 83000 گھر تباہ ہو گئے۔

امریکہ میں پادریوں کی جنسی زیادتیاں

امریکہ کے صوبہ ٹیکساس میں ہونے والی ایک کانفرنس جس میں بڑے پادریوں نے حصہ لیا میں Bischof Gregoxy نے ان لوگوں سے معافی مانگی جن پر پادری جنسی زیادتی کر چکے تھے۔ انہوں نے کیتھولک چرچ میں ایک نئے قانون کے نفاذ کا اعلان بھی کیا جس کے مطابق اب ایسے پادریوں کو چرچ سے نکال دیا جائے گا جو اس جرم کے مرتکب ہوں گے۔ البتہ اگر یہ پادری اپنا نفسیاتی اعلاج کروانے کی ضمانت دیں تو سزا میں کمی ہو سکتی ہے۔ اس سے پہلے ان کا صرف تبادلہ کر دیا جاتا تھا۔

جرمنی کے شب وروز

SPD سیاسی پارٹی کے رُکن رشوت کے الزام میں گرفتار

جرمنی کی سیاسی پارٹی SPD کے دو لیڈروں کو جن کا تعلق شہر کولن سے تھا ایک تاجر سمیت گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان لیڈروں پر الزام ہے کہ انہوں نے کوڑا جلانے کی فیکٹری بنانے کی غلط اجازت دی اور تاجر سے رشوت وصول کی اور ٹیکس میں معافی کے ذریعہ سرکاری خزانے کو نقصان پہنچایا۔

جرمنی کے ہوائی اڈوں پر حفاظتی اقدامات میں توسیع

جرمنی کے وزیر داخلہ نے ہوائی اڈوں پر اور ہوائی جہازوں میں حفاظتی اقدامات سخت کرنے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ایسا کسی فوری خاص خطرہ کے پیش نظر نہیں کیا گیا بلکہ احتیاطی طور پر کیا گیا ہے۔ ان اقدامات کے تحت ہوائی اڈوں پر جگہ جگہ کیمرے نصب کرنے کے علاوہ ہوائی جہازوں کے اندر بھی نصب کئے جائیں گے جن کا تعلق زمینی سٹیشن سے ہمہ وقت رہے گا۔ ان کے علاوہ کاک پٹ کے دروازوں کو بلٹ پروف بھی بنایا جائے گا۔

جرمنی کے طلبہ کی قابلیت سب سے کم رہی

یورپی ملکوں میں ''طلبہ کی قابلیت'' کے ایک سروے کے مطابق جرمنی کے طلبہ کی قابلیت سب سے کم رہی اس پر ملک میں شور برپا ہو گیا اور عوام نے سخت احتجاج کیا۔ زیادہ کمزوری اساتذہ کی نکلی۔ جنہوں نے طلبہ کو صحیح نہیں پڑھایا۔ چانسلر شروڈر نے فوری اقدامات کا اعلان کیا ہے۔

میں تجھ سے نہ مانگوں تو نہ مانگوں گا کسی سے

گُم گشتہ اَسیرانِ رَہِ مَولا کی خاطر
مُدّت سے فقیر ایک دُعا مانگ رَہا ہے
جس رَہ میں وہ کھوئے گئے اُس رَہ پہ گدا ایک
کشکول لئے چلتا ہے لب پہ یہ صَدا ہے
خَیرات کر اَب اِن کی رِہائی مِرے آقا!
کشکول میں بَھر دے جو مرے دِل میں بَھرا ہے
میں تُجھ سے نہ مانگوں تو نہ مانگوں گا کسی سے
میں تیرا ہوں ، تُو میرا خدا میرا خدا ہے

(کلامِ طاہر)

بقیہ:- لمبرگ میں تبلیغی اسٹینڈ

بخش جوابات دیئے گئے۔ ساتھ ساتھ تبلیغی لٹریچر بھی مختلف زبانوں میں حاصل کئے۔ اللہ کے فضل سے لٹریچر جن احباب نے حاصل کیا اس کی تعداد 173 ہے۔ اس تبلیغی اسٹال پر خاکسار کے ساتھ مکرم طارق ظہر بیگ صاحب، مکرم طاہر محمود صاحب، مکرم مبشر صاحب نے ڈیوٹی دی۔

(اکبر بیگ، صدر جماعت لمبرگ)

اعلان

مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ زوجہ محمد شریف صاحب وصیت نمبر 24657 کا ایڈریس درکار ہے۔ (سیکرٹری وصایا، جرمنی)